© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

نہ جانے کس ادا کے ساتھ وہ گلشن میں آتے ہیں
سحر ہنستی ہے گُل کھلتے ہیں غنچے مُسکراتے ہیں

ہر عالم میں اسے خود اس کی نظروں سے چھپاتے ہیں
جسے اپنی محبت میں وہ دیوانہ بناتے ہیں

نہ پوچھو کس لئے در پر کسی کے سر جُھکاتے ہیں
جبیں کو اور کبھی ہم آستاں کو آزماتے ہیں

پرستارانِ غم یہ معجزہ اکثر دکھاتے ہیں
کہ خاکِ دل کے ہر ذرّے کو پھر اک دل بناتے ہیں

سہارا پا رہی ہے زندگی اُن اہلِ ہمّت سے
بوقتِ بیکسی جو گرنے والوں کو اٹھاتے ہیں

چمک دی حسن کے جلووں کو گرمیٔ محبّت نے
پتنگے جل کے شمعِ بزم کی لَو کو بڑھاتے ہیں

سمایا ہے جو بن کر درد بلبل کی صداؤں میں
وہی نغمہ بسا زِ رنگ و بوگُل بھی سُناتے ہیں

وہ شبنم بن کے ہوتے ہیں سحر کو زینتِ گلشن
شبِ غم یاد میں ان کی جو آنسو ہم بہاتے ہیں

لہو میں اشکِ غم یونہی سمو دیتے ہیں ہم ساقی
شرابِ آتشیں میں جس طرح پانی ملاتے ہیں

یہ اک رازِ ازل ہے اور محبّت کی امانت ہے
تمہارے درد کو ہم اس لئے دل سے چُھپاتے ہیں

ذرا اے گرم رفتارانِ منزل تم ٹھہر جاؤ
انھیں بھی ساتھ لو جو ہر قدم پر ڈگمگاتے ہیں

اسیرانِ جنوں بھی بہرِ تسکیں موسمِ گُل میں
ہر اک صبحِ قفس کو اشکِ رنگیں سے سجاتے ہیں

الم کیا خوف ان کو یورشِ صیّاد و گلچیں کا
سر نخلِ وفا جو آشیاں اپنا بناتے ہیں

© rasailojaraid.com